كلمة الحرمين

سید اکرام الحق جاوید

حضرت آمنہ کی قبر اور پاکستان کے قبوری علماء

سعودی حکومت نے آلِ سعود کی حکمرانی کے سو سال مکمل ہونے اور اقتدار کی نئی صدی کے آغاز پر اپنی پالیسی میں کچھ تبدیلیاں بھی کی ہیں۔ مئی کے آغاز میں سعودی عرب کے نائب وزیر اعظم اور وزیر دفاع شہزادہ سلطان بن عبدالعزیز پاکستان تشریف لائے۔ وہ ایٹمی پاکستان پہنچ کر جس طرح تحفظ محسوس کر رہے تھے اس سے انکی فکری طمانیت کا اظہار پاکستان کے ایٹمی ہتھیاروں میں گہری دلچسپی لینے سے بھی ہوا۔

بہر حال شہزادہ سلطان بن عبدالعزیز کی پاکستان میں جس طرح ایک ہفتہ پذیرائی ہوئی اس سے پاک سعودی تعلقات میں وہ استحکام پیدا ہوا کہ جس کی کوئی مثال اس سے قبل ممکن نہیں ہے۔ سعودی نائب وزیر اعظم اور وزیر دفاع کو پلکیں بچھا کر خوش آمدید کہا گیا اور انکی حیثیت اور رتبے کے مطابق بڑے تزک و احتشام سے رخصت کیا گیا...... لیکن کیا عجب ہوا...... کیا غضب ہوا.... چند عاقبت نااندیش، نام نہاد علماء نے ان دوطرفہ تعلقات میں رخنہ اندازی پیدا کر دی ____ وہ اپنا دُکھڑا لے کر بیٹھ گئے ____ بلکہ کھڑے ہو گئے اور پارلیمنٹ کے سامنے مظاہرہ کرنے لگے کہ سعودی عرب میں حضرت بی بی آمنہ کی قبر کو دوبارہ تعمیر کیا جائے۔ اسے کہتے ہیں: حبِ علیؓ کی آڑ میں بُغضِ معاویہؓ...... کوئی ان علماء سے پوچھے کہ بھائی یہ حکومتِ پاکستان کیا کرے؟ کیا پاکستان کی حکومت اس مسئلے پر سعودی حکومت سے احتجاج کی پوزیشن میں ہے!!! اور اگر ہو بھی تو کیا یہ علماء ایسا کوئی فتوی لا سکتے ہیں کہ جس میں شرعی طور پر پکی قبریں بنانے کا حکم یا اجازت ہو۔

حضرت آمنہ کی قبر بھی ان سینکڑوں مقبروں کے انہدام کے ساتھ تھی، جو آقا و مولا ﷺ کے حکم کے مطابق بالشت برابر زمین سے ہموار کر دی گئی۔ مرحوم سلطان عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن آلِ سعود نے متحدہ ہندوستان کے علماء کے ایک وفد سے بات چیت کرتے ہوئے اس وقت کہا تھا کہ آپ کی اس مسئلے پر تشویش بجا، لیکن کیا اسلام پختہ، بلند و بالا قُبوں والی قبروں اور مزاروں کی اجازت دیتا ہے۔ جہاں پر لوگ پھول چڑھائیں، دیئے جلائیں اور ان پر سجدے کریں...... انھوں نے پوری دنیا کے مسلمانوں کو کھلی دعوت دی اور کہا کہ کسی معتبر امام کی فقہ بھی اگر مقبروں کی تعمیر کی اجازت دیتی ہے تو حکومتِ سعودیہ سونے اور چاندی سے یہ مقبرے دوبارہ تعمیر کرانے کو تیار ہے...... وہ دن گیا.... آج کا آیا...... کہیں سے کوئی عالم فرمانِ باری تعالیٰ یا ارشادِ نبویؐ سے یہ اجازت نامہ لیکر سعودی عرب نہیں پہنچا..... تو پھر یہ احتجاج کیوں؟؟؟

بُغض، رعونت، یاس، لغویات، وہم، یبوست اور تعصبات کے کانٹے جس گلدستے میں ہوں گے، ان کو اپنے ڈرائنگ روم میں کون سجائے گا؟؟؟ یہ وہ لوگ ہیں جو پاک سعودی دوستی کو مضبوط ہوتا نہیں دیکھ سکتے...... یہ وہ لوگ ہیں جو شرک کی آبیاری کیلئے اپنی صفوں کو منظم کر رہے ہیں۔ درحقیقت کفر و الحاد کا یہ طوفان اہل توحید کیلئے ایک چیلنج سے کم نہیں.... اب وقت کا تقاضا ہے کہ ایسے عناصر کو۔ جو تعلقات کو خراب کرنے کیلئے اپنے تمام ہنر آزما رہے ہیں۔ کو بے نقاب کیا جائے۔ شرک کی اہانت کی جائے---اور توحید کے غلبہ کیلئے، اس کے وقار اور عظمت کیلئے ہر وہ اقدام کیا جائے جس سے اہل شرک خوفزدہ ہوں ___ بدکیں اور ان کے جسموں میں دوڑنے والا خون انجماد کی جانب سفر شروع کر دے......(**وكلمة الله هي العليا**)

شر اور خیر ___ نیکی اور بدی، روشنی اور اندھیرے میں کبھی مفاہمت نہیں ہوتی۔ دونوں اٹل حقیقتیں ہیں۔ اور اہل توحید کو ہر جگہ فتحمندی ہے!!!

______ وما علينا الا البلاغ ______